کیونکہ آج کی ضرورتیں اس کی متقاضی ہیں، تاریخ اس کا مطالبہ کر رہی ہے، اور دس کروڑ اہل پاکستان کی فلاح و بہبود اس کے لئے پکار رہی ہے۔ اب اگر یہ اتحاد علمائے کرام کے علی الرغم ہوا تو اس ماحول میں ان کی جو حیثیت رہ جائے گی، اس کا اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں۔

محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے مساجد، مزارات اور ایک حد تک عربی و دینی مدارس کو اپنی تحویل میں لینے کا جو قدم اٹھایا ہے، وہ ایک قومی مسلم حکومت کے ضروری فرائض میں سے تھا۔ ترکی سے قطع نظر وہ تمام اسلامی ممالک جہاں ہم سے کہیں زیادہ عربی و دینی مدارس اور عالی شان مساجد ہیں صدیوں سے وہاں اوقاف کے محکمے قائم ہیں، اور وہ ان دینی اداروں کا انتظام کرتے ہیں ایک باقاعدہ محکمہ اوقاف کا قیام اور اس کی تحویل میں ان اداروں کا دیا جانا انقلاب اکتوبر کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک مہتم بالشان کارنامہ ہے شروع شروع میں کسی نئے کام کے سلسلے میں جو دقتیں ہوتی ہیں، ہو سکتا ہے کہ محکمہ اوقاف ان دقتوں کی وجہ سے وہ تمام اصلاحات نہ کر سکا ہو، جو اس کے پیش نظر ہیں، لیکن ایک ایسا نظام جو مزارات مساجد اور عربی و دینی مدارس کا ایک حد تک نگراں ہو، اس کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ یقیناً وقت کے ساتھ ساتھ محکمہ اوقاف کی ذمہ داریاں بڑھیں گی، اور اس کا دائرہ کار وسیع ہوگا۔

ہفت روزہ "شہاب" لاہور نے "جمعیت العلمائے اسلام" کی اس قرارداد پر کہ "دینی تعلیم کے نظام کو سابق کی طرح بدستور مسلمان عوام اور خواص کے براہ راست رابطہ و تعاون و اشتراک کے ساتھ بغیر کسی مداخلت کے آزادانہ طور پر جاری رہنے دینا چاہیئے" اور یہ کہ دینی تعلیم الگ رہے اور دنیوی تعلیم الگ، بڑی مناسب تنقید کی ہے اور لکھا ہے کہ "اگر پاکستان کے قیام کے بعد بھی ہم طریق تعلیم کو دو مختلف اور متصادم قلعوں میں مضبوطی کے ساتھ بند کرنے پر اصرار کرتے رہے تو پاکستان کے معاشرے میں ان دو متصادم گروہوں کا تصادم اور زیادہ شدید اور نقصان دہ صورت اختیار کر لے گا، جو اس معاشرے میں واضح طور پر موجود ہیں۔ آج ضرورت دینی و دنیوی تعلیم کو ایک دوسرے سے قریب کرنے، بلکہ ان دونوں کو ملا کر ایک واحد نظام تعلیم کی شکل دینے کی ہے۔ اس معاملے میں جلدی کرنے کی ضرورت نہیں یہ کام تدریج ہونا چاہیئے۔ اور اس کی مناسب ترین صورت یہی ہے جو محکمہ اوقاف نے اختیار کی ہے یعنی ایک نمونے کی دینی درس گاہ بنائی جائے۔ اور اس کے تعلیمی تجربات دوسروں کے لئے مشعل ہدایت بنیں، اور اس طرح ہمارے ہاں کوئی ایک سو سال سے نظام تعلیم میں جو دوئی راہ پا گئی ہے اس کا خاتمہ ہو سکے۔